احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ سوموار ۱۳۔ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۸۔ امان ۱۳۷۲ہش - ۸۔ مارچ ۱۹۹۳ء نمبر ۵۷

حقوق العباد

حقوق اللہ اور حقوق العباد بالآخر ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعۃً اس کے بندوں کے حق ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ــــ) تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ آجکل دنیا کا اصول منافقانہ زندگی بسر کرنا ہو گیا ہے۔ اوّل اوّل انسان انسان سے نفاق کرتا ہے اور منافقانہ رنگ میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے حالانکہ دلوں میں کدورت اور رنج و بغض بھرا ہوتا ہے۔ پھر یہ عادت ترقی کرتے کرتے ایسی بڑھتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے بھی منافقانہ تعلق کرنا چاہتا ہے اور خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ خُدا عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔ دل سے تو مومن ہوتا نہیں مگر خدا کے آگے مومن بننا چاہتا ہے۔ بھلا خدا کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

دیکھو تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک متقی انسان کی خاطر دوسروں پر بھی رحم کرتا ہے اور اس کے اہل و عیال، خویش و اقارب اور متعلقین پر بھی اثر پڑتا ہے اور اسی طرح سے اگر جرائم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۰۶)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

بفضلِ خدا ہر جماعت میں چندہ تحریک جدید کے ضمن میں وصولی کی بھرپور کوشش ہو رہی ہو گی۔ جماعتوں کو دعائیہ فہرست سے متعلق مقررہ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان سے درخواست ہے ۲۰ مارچ ۹۳ء سے پہلے مذکورہ فہرستیں بعد تکمیل مرکز میں پہنچانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقفِ جدید کی دعائیہ فہرست

○ انصار بھائی اپنا چندہ وقفِ جدید ۲۵ رمضان المبارک سے قبل ادا کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہوں۔

(قائد وقفِ جدید)

ولادت

○ مکرم باسط احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نارنگ منڈی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عدیل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذیر احمد صاحب اختر کا پوتا اور مکرم غلام یٰسین صاحب سابق مربی امریکہ و فلپائن کا نواسہ ہے۔

○ مکرم عبد الحلیم صاحب مربی سلسلہ گلھڑ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا جو کہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عبد النور" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب کرام دونوں بچوں کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں

ہمیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے مضمون کو سمجھنا چاہیئے

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہمیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے مضمون کو سمجھنا بھی چاہیئے اور اس کے لئے ہمہ وقت تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں کہ لقاء کسی ایسے ایک لمحے کی ملاقات کا نام نہیں جو اچانک نصیب ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح آپ ایک دوست سے ملتے ہیں اور پھر اس سے جدا ہو جاتے ہیں اور اس کی خوشیاں دل میں لئے پھرتے ہیں۔ خدا سے بھی گویا اسی قسم کی کوئی ملاقات ہو گی لقاء کا مضمون جیسا کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) نے مختلف ملفوظات اور کتب میں کھول کر بیان فرمایا ہے عام انسانی ملاقات سے مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ یہ لقاء ایسی ہے جس میں جس حصے کی لقاء نصیب ہو جائے وہ پھر مستقل لقاء رہتی ہے اور اگلے کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا میں بیک وقت کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ لامحدود ہے اور انسان محدود ہے اور محدود انسان لامحدود میں سفر کر سکتا ہے لیکن اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ پس لقاء باری تعالیٰ کا مضمون خدا کی ذات میں سفر کرنے کا مضمون ہے۔ اور جو قدم آگے بڑھایا جاتا ہے پھر اس میں واپسی نہیں ہوا کرتی۔ جتنا حصہ خدا کا پا لیا۔ یہ تو نہیں ہوا کرتا کہ پھر اس کے بعد خدا کے احاطے میں سے باہر نکل جائیں اور کہیں یہ لقاء ہو گئی اب ایک دوسری لقاء کی کوشش کرتا ہوں بلکہ ایک سفر ہے جو لامتناہی ہے۔ تبھی حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) سے ایک دفعہ جب ایک کھوکھلے فلسفی نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی انسان سمندر میں کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارہ آجائے وہ پھر بھی کشتی میں بیٹھا رہے تو اس کے متعلق آپ کیا خیال کریں گے جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ بڑا دلچسپ ہے مطلب یہ تھا کہ عبادتیں کرتے ہو اس غرض سے کہ خدا مل جائے۔ لیکن اگر خدا مل جائے اور پھر کشتی میں ہی بیٹھے رہو تو بڑی بیوقوفی ہو گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو کوئی کنارے والا سمندر ہو تو کشتی میں بیٹھے رہنا بہت

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸- امان ۱۳۷۲ ہش ۸- مارچ ۱۹۹۳ء

علم پھیلائیے

علم پھیلائیے - لیکن کس طرح؟ بس جو کچھ آپ کو آتا ہے - وہ دوسروں کو بتائیے - اور جو کچھ آپ کو نہیں آتا اس کے متعلق پوچھنے سے ہچکچائیے نہیں۔ ہو سکتا ہے بتانے والا از خود وہ سب کچھ بتا دے جو اسے آتا ہے لیکن آپ کو اس سے آگے جانے کی ضرورت ہو۔ آپ کے دل میں کوئی بات ہو جس کے متعلق آپ کو کچھ بتایا نہیں گیا۔ کسی اور سے پوچھ لیجئے۔

بہر حال علم کے حصول کے دو ہی طریق ہیں - بتانا اور پوچھنا۔ ہم پڑھنے سے جو علم حاصل کرتے ہیں وہ بھی پوچھنے اور بتانے ہی کے زمرہ میں آتا ہے - مصنّف از خود ہمیں بتاتا چلا جاتا ہے اور کبھی کبھی جب ہم پڑھتے ہوئے غور کرنے کے لئے رُک جاتے ہیں تو وہ پوچھنے کے زمرہ میں آ جاتا ہے - جسے علم کی پیاس ہو جو زیادہ سے زیادہ جاننا چاہے اس کے لئے تو یہ بات لازم ہے کہ وہ بتائے بھی اور پوچھے بھی -

آپ اپنے فارغ وقت کو "بتانے" میں صرف کریں - کسی کو پڑھائیں - یا تقریر کے ذریعہ بتائیے - یا مضامین لکھ کر - ہاں مضامین کے سلسلہ میں یہ کہنا ضروری ہے کہ بعض لوگ - بلکہ اکثر لوگ - سمجھتے ہیں کہ مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے - حالانکہ جب وہ اپنے دوستوں میں ہوتے ہیں تو اتنی باتیں کرتے ہیں کہ انہیں چُپ کرانا مشکل ہو جاتا ہے یا وہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو خط لکھتے ہیں تو خاصے لمبے لمبے خط لکھتے ہیں - اگر وہ کسی اخبار کے قارئین کو وہ باتیں لکھیں تو وہی مضمون بن جاتا ہے - موضوع کو چھوڑیئے - آپ وہ کچھ تو کہہ سکتے ہیں جو کچھ آپ کو آتا ہے - سب قارئین کو اپنے دوست شمار کیجئے اور ان کے نام "خط" لکھئے - وہ خوش بھی ہونگے اور مستفید بھی -

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ علم کو پھیلائیے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو مجھ سے کچھ سُنے وہ اسے یاد رکھے اور دوسروں کو بتائے - اور حضورؐ اقدس نے یہ بھی فرمایا تھا - کہ ہو سکتا ہے جس کو بات بتائی جائے وہ زیادہ سمجھدار ہو اور اُس میری بات کو جو کوئی اسے بتا رہا ہے زیادہ سمجھ سکتا ہو - علم پھیلانے کا یہ بہترین طریق ہے - سنئے اور دوسروں کو بتائیے - سُننے سے آپ کا علم بڑھے گا - اور بتانے سے دوسروں کا -

علم روشنی ہے - علم پھیلانے سے روشنی پھیلتی ہے اور روشنی پھیلنے پر ہر چیز بہتر طریق پر نظر آنے لگتی ہے - ہر چیز کی بہتر پہچان ہو جاتی ہے - اور معاشرہ منوّر ہو جاتا ہے -

---

دِل سے نکلی ہے یہ دعا مولا
سب مریضوں کو دے شفا مولا
زندگی، موت، تیرے ہاتھ میں ہے
جو بھی تو دے، تری رضا مولا

ابو الاقبال

چلتا جاؤں گا میں جہاں تک ہو

ابتدا رہ گئی اشاروں تک
انتہا دیکھئے کہاں تک ہو

مجھ کو سمجھو نہ بے نوا شاید
میری آواز آسماں تک ہو

پا ہی لوں گا میں اپنی منزل کو
چلتا جاؤں گا میں جہاں تک ہو

خود کو سمجھوں گا خوش نصیب اگر
میری پرواز دِلستاں تک ہو

مجھ کو برقِ تپاں کا ڈر کیوں ہو
اس کی رحمت جو دو جہاں تک ہو

جسم سارا صلیب لگتا ہے
عشق دل کے جو درمیاں تک ہو

مجھ کو شاہین کون سمجھے گا
میری منزل جو آشیاں تک ہو

بھول جائیں گے وہ گِلے شکوے
پہنچ میری جو مہرباں تک ہو

ہار تھک کر نہ بیٹھنا شبّیر
رہگذر گو کہ کہکشاں تک ہو

شبّیر احمد

جماعت کو نصیحت

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی - جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی - جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں - جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی - جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں -" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا پس منظر کیا تھا اور اس کے ربوہ میں منعقد کئے جانے میں کیا حکمتیں کار فرما تھیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اس پہلو پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

جب کوئی شخص سمندر میں کودتا ہے یا کوئی جہاز غرق ہوتا ہے اور اس کی سواریاں سمندر میں گر جاتی ہیں تو آخر انہیں ساحل کی تلاش کرنی ہی پڑتی ہے۔ اس ساحل کی جستجو میں خطرات بھی ہوتے ہیں اور اس کی جستجو میں خوف بھی لاحق ہوتے ہیں۔ جب کوئی جہاز ڈوبتا ہے تو چاروں طرف پانی ہی پانی ہوتا ہے اور انسان نہیں جانتا کہ میں دائیں گیا تو مجھے خشکی ملے گی یا بائیں گیا تو مجھے خشکی ملے گی سامنے کی طرف گیا تو مجھے خشکی ملے گی یا پیچھے کی طرف گیا تو مجھے خشکی ملے گی۔ یہ بھی انسان نہیں جانتا کہ اگر خشکی مجھ سے بہت دور ہے اور میں کسی طرح بھی ساحل تک نہیں پہنچ سکتا تو اگر دائیں طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی یا بائیں طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی۔ آگے کی طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی۔ ان آٹھوں باتوں میں سے اسے کوئی بات بھی معلوم نہیں ہوتی مگر پھر بھی وہ ایک جگہ پر کھڑا نہیں رہتا۔ بظاہر اس کا جگہ پر کھڑا رہنا یا ان چاروں جہات میں سے کسی ایک کا خشکی پر پہنچنے یا جہاز اور کشتی حاصل کرنے کے لئے اختیار کرنا برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ سب باتیں برابر معلوم ہوتی ہیں انسان پھر بھی جدوجہد کرتا ہے۔ اور ساحل یا کشتی کی تلاش میں دائیں بائیں یا آگے پیچھے ضرور جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی ساحل یا جہاز کے لئے جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے مقدر ہے جستجو اور تلاش کی ضرورت ہے اور جلد از جلد کسی ایسے طریق کار اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو اپنے اندر ایک استقلال اور پائیداری رکھتا ہو۔ اس وقت تک جو خدا تعالیٰ کی مشیت ظاہر ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ ہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ ہماری جماعت دوبارہ اپنا مرکز بنائے۔ اور جب کوئی نئی جگہ اختیار کی جاتی ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی کی جاتی ہیں اور اس کے لئے صدقہ و خیرات بھی کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت بھی طلب کی جاتی ہے اور یہ بہترین وقت ہمیں جلسہ سالانہ کے دنوں ہی میں میسر آسکتا ہے۔ کیونکہ اس موقع پر وہاں ہزاروں ہزار افراد جمع ہوں گے اور ہزاروں ہزار افراد کے جمع ہونے سے طبیعتوں پر جو اثر ہو سکتا ہے اور ہزاروں ہزار افراد کی متحدہ دعائیں جو تاثیر اپنے اندر رکھتی ہیں وہ صرف چند افراد کے جمع ہونے سے نہ اثر ہو سکتا ہے اور نہ ان کی دعائیں خواہ وہ سچے دل سے ہی کیوں نہ ہوں اتنی تاثیر رکھ سکتی ہیں جتنی ہزاروں ہزار افراد کی دعائیں اثر رکھتی ہیں......

انہی باتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے مناسب سمجھا کہ ہم ربوہ کا افتتاح جلسہ سالانہ سے کریں اور خدا تعالیٰ سے اس مقام کے بابرکت ہونے کے لئے متحدہ طور پر دعائیں کریں بے شک ان شامل ہونے والوں میں غافل بھی ہوں گے۔ سست بھی ہوں گے کمزور بھی ہوں گے لیکن ان لوگوں میں چست بھی ہوں گے۔ مخلص بھی ہوں گے۔ سلسلے کے فدا کار اور جاں نثار بھی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بھی ہوں گے اور چستوں اور فداکاروں کی آواز کے ساتھ جب کمزوروں اور ناقص دعا کرنے والوں کی آواز خدا تعالیٰ کے سامنے "ہم" کہتے ہوئے پہنچے گی تو یقیناً اس "ہم" میں جو برکت ہو گی وہ صرف چند افراد کے جا بسنے سے نہیں ہو سکتی۔ پس بجائے اس کے کہ ربوہ کا کوئی افتتاح نہ کیا جاتا اور بجائے اس کے کہ چند افراد جو وہاں بس رہے ہیں انہی کا بسنا ربوہ کے افتتاح کے لئے کافی سمجھ لیا جاتا میں نے چاہا کہ ہمارا اس سال کا جلسہ سالانہ ربوہ میں ہو تا کہ جب ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار افراد اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئیں تو ہمارا جلسہ بھی ہو جائے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک بہت بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر ہم متحدہ طور پر دعائیں کریں کہ وہ اس مقام کو احمدیت کے لئے بابرکت کرے۔ اور اسے (۔) اور احمدیت کی اشاعت کا ایک زبردست مرکز بنا دے۔ میں جانتا ہوں کہ منتظمین کو تکلیف ہو گی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ شائد ہمیں پورا سامان بھی میسر نہ آسکے۔ یہاں اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو تو فوری طور پر مہیا ہو سکتی ہے لیکن وہاں ایسا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً لاہور میں سینکڑوں باورچیوں کی دکانیں ہیں اگر کسی وقت کھانا کم ہو جائے اور دو تین سو افراد کو کھانا مہیا کرنے کی ڈیوٹی پر لگا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ دو تین گھنٹے میں دس پندرہ ہزار آدمی کا کھانا آسانی سے مہیا ہو سکتا ہے۔ لیکن جو مقصد میرے سامنے ہے وہ اس رنگ میں پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ لاہور کی بجائے ربوہ میں اس جلسہ کا انعقاد کیا جائے۔ باقی رہا تکلیف کا سوال۔ سو یہ بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس وادی غیر ذی زرع میں جس میں شور پانی نکلتا ہے اس وادی غیر ذی زرع میں جس میں چالیس چالیس پچاس پچاس میل تک کھیتی کا کہیں نشان تک نظر نہیں آتا۔ حضرت ابراہیمؑ سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک لوگ بڑے بڑے وسیع جنگلوں میں سے گزرتے ہوئے، ایسے جنگلوں میں سے جو صرف درندوں کے مسکن تھے۔ ایسے جنگلوں میں سے جہاں بعض دفعہ سو سو میل تک پانی کا ایک قطرہ تک میسر نہیں آتا تھا۔ پیدل یا اونٹنیوں پر سوار اپنے مشکیزوں میں پانی اٹھائے (۔) کے لئے دوڑتے چلے آتے تھے۔ اور دنوں نہیں، مہینوں نہیں، سالوں نہیں، صدیوں نہیں، ہزاروں سال تک وہ برابر ایسا کرتے چلے گئے۔

ہماری جماعت کو ایسا بے ہمت تو نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر صرف ایک دفعہ انہیں یہ کام کرنا پڑے تو وہ گھبراہٹ کا اظہار کرنے لگ جائیں۔ اس صورت میں بھی تم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکو گے کہ عرب کے قبل از اسلام لوگوں نے جو کام ۲۴۰۰ دفعہ کیا وہ ہم نے بھی ایک دفعہ کر لیا۔ حضرت ابراہیمؑ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ ۲۳ سو سے ۲۴ سو سال تک کا ہے۔......

اللہ تعالیٰ کی اپنے ہر کام میں حکمتیں ہوتی ہیں اور اس کی حکمتیں نہایت وسیع ہیں۔ دنیا ان چیزوں کو نہیں دیکھتی جن کو خدا دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یا جن کو خدا کے دکھانے سے اس کے فرشتے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے بیج دنیا میں بوئے جاتے ہیں مگر ان بیجوں کے اچھا ہونے کے باوجود زمینوں کے اچھا ہونے کے باوجود نگرانی اور دیکھ بھال کے اچھا ہونے کے باوجود الٰہی مصلحت اور الٰہی تدبیر ان بیجوں کو نہ اگنے دیتی ہے نہ بڑھنے دیتی ہے۔ نہ پھل پیدا کرنے دیتی ہے مگر کئی بیج دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو سنگلاخ زمینوں اور شور بیابانوں میں بوئے جاتے ہیں ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کو پانی دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مصلحتیں اور اس کی تقدیر ان بیجوں کو بڑھاتے بڑھاتے بہت بڑے درختوں کی صورت میں بدل دیتی ہے۔ اتنے بڑے درخت کہ ہزاروں ہزار لوگ ان کے پھل کھاتے اور ان کے آرام دہ سائے میں ہزاروں سال تک پناہ حاصل کرتے ہیں خدا کے کام خدا ہی جانتا ہے۔ انسانی عقلیں اور تدبیریں خدا تعالیٰ کی مصلحتوں اور تدبیروں پر حاوی نہیں ہو سکتیں۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک شور زمین میں اپنا مرکز بنائیں۔ عرش پر بیٹھنے والا خدا اور آسمان میں رہنے والے فرشتے ہی جانتے ہیں کہ ہماری اس ناچیز حقیر اور کمزور جدوجہد کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے۔ ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں۔ ہمارے راستے میں روکیں بھی ہیں۔ ہمارے سامنے دشمنیاں اور عداوتیں بھی ہیں لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ اور انسانی عقل اور انسانی تدبیر آخر بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں بلکہ ہم سمجھتے اور یقین ہی نہیں رکھتے ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں۔ ہم مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔ ہم مخالفت کے اس اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے۔ ہم ان قتلوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں۔ ہم اس ترک مکان کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہماری جماعت کو ایک دن پیش آنے والی ہے۔ ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں۔ مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہو گی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہو گا.............

... اور یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی یہ کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

وکلاء اور جج

مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے گوجرہ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے وکلاء کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آپ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو انصاف کو قائم رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ وکلاء قانون سے ادھر اُدھر ہونے کو خوب بھانپ لیتے ہیں اور انہیں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی قانون کیا ہے۔ وہ تحفظ اور قیام امن کے تسلسل کے لئے کام کرتے ہیں اور اسی طرح اسے حفاظت دیتے ہیں۔

آپ نے وکلاء کے متعلق کہا کہ یہ معاشرے کے ستون ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف معاشرے کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ انصاف حاصل کرنے میں لوگوں کی مدد کی جائے۔ اور اس بات سے کیسے انکار ہو سکتا ہے کہ انصاف کا ملنا نہایت ضروری ہے۔

آپ نے وکلاء کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ججوں کی اس بات میں مدد کریں کہ وہ انصاف دے سکیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ضمیر اپنے جذبات اور اپنی لگن کو کام میں لا کر قانونی نکتے نکالیں۔

مسٹر جسٹس محبوب احمد نے کہا کہ وہ صوبے کے مختلف شہروں کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ انصاف کی فراہمی میں اگر کوئی مسائل ہوں تو افسران انصاف کی مدد کریں۔ اسی طرح وکلاء کی بھی مدد کی جائے۔ تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے ہر کوشش کام میں لائی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وکلاء اور عدالت کے افسران کے لئے صوبہ بھر میں لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ عدالتوں کی عمارتوں اور ان کا فرنیچر ان ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کروایا جائے گا۔ اور ان عمارتوں سے عدالتوں میں ایک وقار کی صورت جھلکے گی۔ آپ نے کہا کہ بعض قوانین میں سے بعض شقوں کا خارج کر دینا اس بات پر منحصر ہے کہ عوام الناس ان کے متعلق کیا سوچتے ہیں۔ اور وہ اس سلسلے میں کتنا دباؤ استعمال کر سکتے ہیں۔ جہاں تک عدلیہ کا تعلق ہے۔ وہ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کون سا قانون لاگو ہے۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ حکومت کا ہر محکمہ اور ہر شعبہ اپنی اپنی جگہ پر دیانت داری سے کام کرے تو معاشرہ صحیح خطوط پر چل سکتا ہے۔ اور اسے انصاف مل سکتا ہے۔ اگر کوئی قانون دستور کے خلاف نظر آتا ہے تو اسے عدالت میں چیلنج کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ بار اور بنچ یعنی وکلاء اور جج دونوں مل کر عدلیہ بنتے ہیں۔ اور عدلیہ اپنا دفاع خود نہیں کر سکتی۔ چاہیئے کہ بنچ اور بار دونوں مل کر کام کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ لاہور ہائی کورٹ میں ۱۹ مہینوں میں ۹۵ ہزار مقدموں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور ابھی مقدمات کو جلد جلد نپٹانے کے لئے مزید کئی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ملک بدر فلسطینی

اقوام متحدہ نے اپنے ایک بیان میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل ان ۴۰۰ فلسطینیوں کے متعلق جنہیں ملک بدر کیا ہوا ہے بہتر عزائم رکھتا ہے۔ اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ اس بیان سے اس بات کا یقین پیدا ہوتا ہے کہ مشرق وسطی میں قیام امن کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ جاری رہیں گی۔ اور آئندہ اجلاس ضرور ہو گا۔ جہاں تک فلسطینی نمائندگان کا تعلق ہے انہوں نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ جب تک ۴۱۵ افراد جنہیں ملک سے نکالا ہوا ہے واپس ملک نہیں لے لئے جاتے اس وقت تک مزید گفت و شنید کا کوئی امکان نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسرائیل نے ان لوگوں کو واپس نہ لیا تو فلسطینی ان اجلاسوں کا بائیکاٹ کریں گے جن میں قیام امن کے سلسلے میں گفت و شنید ہوتی ہے۔ اگرچہ اسرائیل نے چند ایک لوگوں کو واپس لینے کا فیصلہ تو کیا ہے لیکن وہ دراصل واپس لینے والی بات نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ ان لوگوں کے متعلق ہے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ملک بدری کا فیصلہ غلط ہوا تھا۔ جن لوگوں کو واقعی اسرائیل نے اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کر کے ملک بدر کیا ہوا ہے انہیں وہ دو سال ملک بدر رکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جب وہ ملک واپس آئیں گے تو ان پر مقدمات چلیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو فوری طور پر جیل بھیجنا پڑے جہاں تک اقوام متحدہ کے بیان کا تعلق ہے فلسطینیوں کی طرف سے حنان اشراوی نے کہا کہ اس بیان سے مرکزی نقطے پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ کہا تو یہ جانا چاہیئے کہ ان فلسطینیوں کو غلط طور پر ملک بدر کیا گیا ہے اور چونکہ اس بیان سے کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ اس کے باوجود فلسطینی نمائندے گفت و شنید میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس بات کا بہت کم امکان ہے بلکہ اسرائیل نے کہا ہے کہ بالکل امکان نہیں کہ ان لوگوں کو فوری طور پر واپس لے لیا جائے۔ عالمی برادری کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروائی جا رہی ہے کہ یہ لوگ غلط فیصلے کے مطابق ملک بدر کئے گئے ہیں اور لبنان کی سرحدوں پر نومین لینڈ میں انتہائی تکلیف کی زندگی گذار رہے ہیں۔

سہ رکنی طاقت

جنرل مرزا اسلم بیگ نے گذشتہ روز تجویز پیش کی کہ تمام ملکی طاقت کو ایک مرکز میں جمع کر دینا چاہیئے اور وہ مرکزی نقطہ چیف ایگزیکٹو ہو۔ بجائے اس کے کہ تین رکنی طاقت رکھی جائے ٹرائیکا (TROIKA) جس کے ذریعے سیاسی سسٹم کو مضبوط کیا جانا مقصود ہو اور اس طرح سیاسی مفادات کو بھی تقسیم نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا ایسا کرنے کے بعد بعض ایسی تنظیموں کی تشکیل کی جائے جو چیف ایگزیکٹو کی رہنمائی بھی کر سکیں اور اس کا محاسبہ بھی۔ تاکہ غلطیاں کرنے کا امکان نہ رہے۔

یہ باتیں آپ نے اس وقت کہیں جب آپ ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ اور اس کے بعد آپ نے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ آپ فاؤنڈیشن فار ریسرچ آن نیشنل ڈویلپمنٹ اینڈ سیکورٹی (فرینڈز) کے چیئرمین ہیں۔ آپ نے کہا کہ فوج ایک مضبوط تنظیم ہے اور اس کی مضبوطی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ فیصلے کرنے ان پر عمل کروانے اور بجٹ کو کنٹرول کرنے کے تمام اختیارات چیف آف آرمی سٹاف کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ اور اگر اسی تجربے کو جمہوری سسٹم میں بھی اپنایا جائے تو یہ سسٹم بھی مضبوط ہو جائے گا۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ ٹرائیکا (TROIKA) یعنی سہ رکنی طاقت میں سے کون سا حصہ ایسا ہونا چاہیئے جس کو تمام اختیارات سونپے جائیں تو آپ نے ہچکچاتے ہوئے کہا وہی جو سیاسی حکومت کا سربراہ ہے اور جسے چیف ایگزیکٹو کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب دوسرے جمہوری ملکوں میں مثلاً امریکہ۔ برطانیہ۔ ہندوستان میں ٹرائیکا جیسی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو جمہوری پاکستان میں اس کا وجود کیوں ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میری اس تجویز سے یہ سمجھ لیا جائے کہ میں صدارتی نظام کے حق میں ہوں۔ نظام چاہے پارلیمانی ہو یا خلافتی نظام ہو۔ تمام اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ موجودہ وقت میں صدر اور وزیراعظم کے اختیارات میں جو توازن ہے وہ فوج نے تو نہیں دیا تھا جب سابق صدر ضیاء نے بنیادی دستور میں ترمیم کی تھی اور آٹھویں ترمیم اس میں شامل کی تھی۔ جنرل بیگ نے کہا کہ یہ ایک درست بات تو نہیں ہے۔ آپ نے اپنے دور کا دفاع کیا اور کہا کہ میں نے ہمیشہ اپنے اختیار کو استعمال کیا تاکہ جمہوری سسٹم مضبوط کیا جا سکے اور اس وقت کی حکومت سب فیصلے خود کر سکے۔ جب آپ سے صدر کے موجودہ اختیارات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اس سیمینار سے سابق چیف جسٹس پاکستان جسٹس محمد یعقوب علی نے پاکستان کے انتظامی سسٹم کے متعلق خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوجوں کی سیاسی خواہشات نے سیاسی اور جمہوری سسٹم کو کمزور کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کی فوج کو دوسری جنگ میں سیاست میں داخل کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں پاکستان کی فوج نے ۱۹۴۷ء ہی میں تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تھی۔ چونکہ فوج کا ہاتھ خاصا مضبوط ہوتا ہے اس لئے پاکستان میں جمہوریت کو پنپنے نہیں دیا گیا۔ ان کے خیال میں غلام محمد اور سکندر مرزا نے فوج کی پشت پناہی میں اقتدار حاصل کیا تھا۔ لمبے عرصے تک مارشل لاء کی وجہ سے سیاسی استحکام حاصل نہیں ہو سکا۔

بقیہ: صد ۳

کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی۔ مٹتی چلی جائیں گی۔ آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔ اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی۔ اور آخر وہی ہو گا۔ جو خدا نے چاہا وہ نہیں ہو گا جو دنیا نے چاہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

مسعود اے بھٹی کراچی سے ڈان کے ۲۷ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک خط میں کہتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر

اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لئے اپنے اپنے ملک میں استفادہ کرتے ہیں ہم ابھی تک اس بات پر اڑے

Priority for science

ANOTHER award has been added to the long list of honours conferred on Professor Dr. Abdus Salam. Dhaka University has announced the award of Doctor of Science degree to Dr. Salam for his outstanding contribution to science. He will only be the second man to receive the honorary degree in the last 22 years from Dhaka University.

It is, however, unfortunate that while others are benefiting from the advice and guidance of Dr. Salam for developing science and technology in their countries we are still persisting with our efforts of disallowing him to play any constructive role for the development of science and scientific research in Pakistan.

The low priority assigned to the development of science and technology by our successive governments has resulted in our relegation to a hopelessly low position in the scientific community of the world. The number of scientists and scholars our institutions of higher learning are producing is pathetic. The 130 research centres and 22 Universities in Pakistan are together producing fewer than 30 Ph.D's in sciences. In India the annual production of Ph.D's is 3000 while in United Kingdom this number is 5000. Pakistan at present has only 1000 Ph.D's including a couple of hundreds in sciences.

These deplorable statistics are the result of the short-sighted policies designed and implemented by the unholy alliance of our rulers and bureaucrats. The wanton neglect towards the development of science and scientific research has resulted in our total dependence on sophisticated imported technology which is grudgingly doled out to us at the cost of our sovereignty and independence.

Time is running out fast. Our policy makers need to rise from their slumber without any further loss of precious time. Appropriate policies for the development of science and technology coupled with an increased allocation of budget of atleast 2% of the GNP should be starting point for our national crusade against the prevailing state of technological backwardness and our medieval approach towards science and technology. We have not only to recover the lost ground but also have to keep pace with the fast changing development in science and technology.

We need to broaden our base for scientific and technological research and provide an atmosphere conducive to the development of sciences. Proper guidance, encouragement and incentives should be provided to our scientists and research scholars enabling them to carry on with their pursuit of knowledge unhindered by the prevailing red-tapism and irritating bureaucratic controls. The very fact that Dr. Salam was made the incharge of the college football team on his return from the Cambridge University, instead of utilising his services for the purpose for which he was much better equipped, speaks volumes of our non-seriousness and lack of commitment for assigning science and technology its due place in our national priorities.

We do not have to go very far back into history to appreciate how the award of Nobel Prize in Physics to C.V. Raman was wisely exploited by the then and the subsequent governments in India by channelising not only their efforts for development of science and technology within the country but by also attracting scientists and technology experts from all over the world.

It is earnestly hoped that our present rulers will realise the importance of development of science and scientific research and its impact on our ability to harness the wheels of technology for the betterment of our future generations. Necessary measures will, hopefully, also be taken for assigning high priority to this neglected area within the country.

MASOOD A. BHATTY
Karachi

DAWN SATURDAY, FEBRUARY 27, 1993

عبدالسلام کے لئے ایک اور ایوارڈ ان کے اعزاز میں اضافے کا باعث ہوا ہے۔ ڈھاکہ یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری ڈاکٹر سلام کو ان کی سائنس کے میدان میں خدمات کے لئے دی جائے گی۔ آپ گذشتہ ۲۲ سال میں ڈھاکہ یونیورسٹی سے یہ اعزازی ڈگری حاصل کرنیوالے دوسرے فرد ہیں۔

بہر حال یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جہاں دوسرے لوگ ڈاکٹر سلام کے مشوروں اور ان کی رہنمائی سے سائنس

ہوئے ہیں کہ انہیں کوئی مثبت کردار اس ملک میں ادا کرنے نہیں دیا جائے گا۔ جس سے سائنس اور سائنسی تحقیقات کی پاکستان میں ترقی ہو سکے۔

ہماری حکومتوں نے مسلسل سائنس اور ٹیکنالوجی کو جو پیچھے ڈالا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم نہایت خطرناک طور پر دوسروں سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہمارے ادارے جس تعداد میں سائنسدان اور دانشور پیدا کر رہے ہیں وہ نہایت افسوسناک ہے ۱۳۰ تحقیقی مراکز اور پاکستان کی ۲۲ یونیورسٹیاں سب مل کر ۳۰ سے کم سائنس میں پی ایچ ڈی پیدا کرتی ہیں۔ ہندوستان میں پی ایچ ڈی ہر سال ۳ ہزار افراد حاصل کرتے ہیں جبکہ انگلستان میں یہ تعداد ۵ ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ اس وقت پاکستان کے پاس صرف ایک ہزار پی ایچ ڈی ہیں جن میں سے صرف چند سو کا تعلق سائنس سے ہے یہ بات نتیجہ ہے ہماری ان پالیسیوں کا جو کسی صورت بھی دور رس نہیں ہیں اور جنہیں ہمارے حکمران اور بیوروکریٹ تیار کرتے ہیں۔ سائنس کی طرف سے جو مجرمانہ غفلت برتی جا رہی ہے اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم دوسرے ترقی یافتہ ممالک پر بہتر سائنسی اور ٹیکنیکی امور کے لئے انحصار کرتے ہیں۔ اور یہ چیزیں ہمیں ہمارے اقتدار اور ہماری آزادی کی روح کو کم کر کے دی جاتی ہیں۔

وقت بہت جلد جلد گزر رہا ہے۔ ہمارے پالیسی بنانے والوں کو چاہیئے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ایسا کرنے کے لئے وقت ہرگز ضائع نہ کیا جائے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے مناسب پالیسیاں اختیار کی جانی چاہئیں اور اس کام کے لئے بجٹ بھی بڑھایا جانا لازمی ہے۔ یہ بجٹ ہمارے جی این پی کا کم از کم ۲ فیصد ہونا چاہیئے۔ یہ بجٹ آغاز کار ہمیں مہم چلانے کا موقعہ دے گا اور ہماری موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمی دور کرنے کا باعث بنے گا۔ ہم نے جو کچھ گنوایا ہے صرف اسی کو واپس حاصل نہیں کرنا بلکہ بہت جلد جلد بدلنے والی اور ترقی کرنے والی دنیا کے ساتھ ساتھ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے چلنا ہے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سائنسی اور ٹیکنیکی تحقیقات کی بنیادوں کو وسیع کریں اور ایسا ماحول پیدا کریں جس سے سائنس کی ترقی کے امکانات نظر آسکیں۔ ہمیں پوری طرح رہنمائی کرنی چاہیئے اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے سائنسی علوم اور سائنسی تحقیقات کے لئے ایسے اقدام کرنے چاہئیں جس سے یہ لوگ محسوس کریں کہ ان کی مدد بھی کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر سلام کو کالج کی فٹ بال ٹیم کا انچارج بنایا گیا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ کیمبرج یونیورسٹی سے واپس آئے تھے۔ اور جیسا کہ صاف ظاہر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سائنسی رجحان سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا تھا۔ جس کے لئے وہ زیادہ موزوں تھے۔ اسی بات سے پتہ چلتا ہے کہ ہم کس قدر غیر سنجیدہ ہیں اور ایسے اہم کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہمیں دنیا میں آگے سے آگے لے جائیں۔

ہمیں پوری سنجیدگی سے امید کرنی چاہیئے کہ ہمارے موجودہ حکمران سائنس اور سائنسی تحقیقات کی ترقی کی اہمیت کو سمجھیں گے اور یہ جانیں گے کہ ہماری آنے والی نسلوں کی بہتری کے لئے ٹیکنالوجی میں ترقی حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ اس مقصد کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔ تاکہ ہمارے ملک میں بری طرح نظر انداز ہونے والے اس مسئلہ کو ترجیحات میں بلند جگہ مل سکے۔

آٹھویں ترمیم

دی نیوز۔ یکم مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار "دی نیوز" نے اپنے یکم مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں آٹھویں ترمیم کے متعلق کہا ہے کہ اصول پیش نظر ہونے چاہئیں نہ کہ شخصیات۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ ۱۹۸۵ء میں جب یہ ترمیم دستور میں شامل کی گئی تھی۔ تو اس وقت اسے اس نظر سے دیکھا گیا تھا۔ کہ یہ مارشل لاء ہٹانے اور جمہوریت قائم کرنے کی قیمت ہے اور کہ اسطرح ایک شخص صدر کو ان کے تمام کاموں کے متعلق بری الذمہ سمجھا جائے گا۔ یعنی ان پر کسی قسم کی قدغن نہیں لگائی جا سکے گی۔ اب جب کہ اس آٹھویں ترمیم کو ختم کیا جا رہا ہے تو مختلف آوازیں سننے میں آتی ہیں۔ کچھ کہتے ہیں اس ساری کی ساری ترمیم کو ختم کر دیا جائے کچھ کہتے ہیں کہ اس کے کچھ حصے رکھے جائیں۔

وزیر اعظم نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو تمام پارٹیوں سے مل کر آٹھویں ترمیم کے متعلق ایک رائے قائم کرنے کی کوشش کرے گی۔ بعض نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ ایک بہت اچھا طریق ہے۔ بجائے اسکے کہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے انتشار کا باعث بنیں۔ یہ مناسب ہے کہ ایک کمیٹی تمام پارٹیوں سے مل کر ان کے خیالات کو جمع کر کے ان کے خیالات کے پیش نظر کوئی رائے قائم کرے اور ایسا اس وقت تک ہو جانا چاہیئے۔ جب

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

چوہدری محمد عبدالرشید - لندن

محترم چوہدری نور محمد خان صاحب

اللہ تعالیٰ ہر گھڑی آپ کے ساتھ ہو اپنی حفاظت میں رکھے۔ صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر گھڑی آپ سب کا حامی و ناصر ہو آپ کے اخبار الفضل کو دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ آپ اتنا کم سٹاف ہونے کے باوجود اس قدر شاندار اخبار روزانہ کس طرح تیار کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ میں ساتوں دن اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور پھر حضور پر نور کی دعائیں ہی اس ضروری اور اہم کام کو چلا رہی ہیں۔ آپ کی زندگی کو دیکھ کر دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس قسم کے کام کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ کئی بار خیال آیا کہ میں بھی اخبار الفضل کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں۔ لیکن سستی نے یہ کام نہ ہونے دیا۔ چند روز ہوئے تو حضور پر نور سے ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ "آپ کی تحریر بڑی اچھی اور سلجھی ہوئی ہے اور آپ اچھے الفاظ استعمال کرتے ہیں مناسب ہو کہ آپ الفضل کے لئے مضمون لکھا کریں"۔ اس چیز کو سامنے رکھ کر کچھ مضمون لکھنے کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ جلدی توفیق دے۔

اس وقت جو مضمون لکھنے کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں وہ یہ کہ اس عاجز کے سسر چوہدری نور محمد خان صاحب سابق سٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن ساہیوال مورخہ ۳۱ جنوری ۹۳ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کی یاد میں کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں امید ہے آپ اس مضمون کو شائع فرما کر اس عاجز کی خواہش کو پورا کریں گے۔ آپ کا ...... اس عاجز کے لائق کوئی خدمت ہو تو مطلع فرمائیں۔

(چوہدری محمد عبدالرشید برادر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن)

مکرم چوہدری نور محمد خان صاحب سابق سٹیشن ماسٹر مورخہ ۳۱ جنوری ۹۳ء کو اچانک دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے ساہیوال میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ میرے سسر تھے۔ ان کی اچانک وفات پا جانے کی وجہ سے ان کی بیٹی اور میری بیوی محترمہ راشدہ رشیدہ صاحبہ خرابی صحت کی وجہ سے لندن سے ساہیوال آخری دیدار کیلئے بھی نہ جا سکیں۔ جس کا شدید افسوس رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر صاحب ایمان کو سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ اس بات کا علم ہوتے ہوئے بھی کسی کی وفات کے موقعہ یہ غالباً اس شخص سے پیار کی بنا پر اس شخص کی وفات پر یقین نہیں ہوتا اور دل کہتا ہے کہ اللہ کرے یہ خبر غلط ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ جماعتی کاموں میں آگے آگے ہوتے تھے۔ میرے ساتھ بڑے حسن اور پیار کا سلوک کرتے تھے۔ جب کبھی میں لندن سے ساہیوال جاتا تو اپنا پروگرام بھول جاتے تھے اور بڑے پیار سے اپنے پاس بٹھاتے تھے بڑے پیار سے نصائح کرتے تھے یہ رشتہ میں میرے سسر ہونے کے علاوہ میری خالہ صاحبہ کے بیٹے بھی تھے۔ پھر احمدیت کے رشتہ نے تو خوب جکڑ رکھا تھا۔ ہماری ان سے آخری ملاقات نومبر ۹۰ء میں ہوئی تھی۔ آپ نے اسیران راہ مولا ساہیوال کی بڑی خدمت کی تھی۔ ان کی دلجوئی کرتے رہتے تھے۔

حضرت نبی بخش صاحب جو کہ ۳۱۳ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے تھے محترم چوہدری صاحب موصوف کے نانا جان تھے۔ چوہدری صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم میجر منظور احمد صاحب (ریٹائرڈ آرٹلری ڈویژن) ساہیوال ہیں۔ محترم میجر صاحب نے مکرم چوہدری صاحب کا بڑا خیال رکھا اور آخری وقت ان کی خوب خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

آپ کی تدفین ساہیوال میں جماعت احمدیہ کے قبرستان میں یکم فروری ۹۳ء کو ہوئی۔ جہاں سینکڑوں احباب نے جنازہ میں شمولیت اختیار کی آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب غم زدہ عزیز و اقربا کو حوصلہ اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

پتہ درکار ہے

○ مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے ۱۹۷۴ء میں ۲۳ سال کی عمر میں دارالعلوم غربی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ وصیت نمبر ۲۱۷۴۹ ہے

○ مکرمہ مبارکہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد صاحب نے ۱۹۴۹ء میں ۵۸/۹ ضلع شیخوپورہ سے وصیت کی تھی۔ وصیت کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔

○ مکرم پرویز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے ۱۹۷۴ء میں ۱۷ سال کی عمر میں دارالعلوم غربی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ ان کا وصیت نمبر ۲۱۷۵۰ ہے۔

دفتر ہذا کو ان موصیان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

میاں محمد ابراہیم

کھیل اور کھلاڑی

عرصہ زیر رپورٹ میں تین قومی انٹرنیشنل ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو پانچ وکٹوں سے ہرا کر فائنل میچ جیت کر ٹرافی حاصل کر لی۔ پاکستان نے ۱۹۷ رنز بنائے۔ جو ہدف انڈیز نے ۵۰ اوورز پورے ہونے سے پہلے ہی حاصل کر لیا۔ فائنل میں پاکستان نے شعیب محمد کو سلیم ملک کی جگہ کھلایا جو پاکستان کی امیدوں پر پورے نہ اترے سلیم ملک کچھ عرصہ سے رنز نہیں بنا رہے تھے اس لئے انہیں آخری میچ میں نہ کھلایا گیا ویسے سلیم ملک TEST کرکٹ میں ایک مستند جائزہ کے مطابق پاکستان ٹیم میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے ہیں (۹) بعض مبصروں کے نزدیک انہیں ٹیم میں شامل کر لینا چاہئے تھا کیونکہ وہ بہرحال ایک منجھے ہوئے تجربہ کار بیٹسمین ہیں۔ وہ جارحانہ کھیل کھیلتے ہیں اور ان میں دونوں طرف سٹروک کرنے کی اہلیت موجود ہے۔ وہ اگرچہ گزشتہ دنوں اچھا کھیل پیش نہیں کر سکے۔ لیکن پھر بھی ان کی ٹیم میں شمولیت وقعت پیدا کر سکتی تھی۔ جاوید میانداد DIGIN ہوتے خاصا وقت لیتے ہیں۔ جب کھیلنے آتے ہیں تو شروع میں ان کے LBW ہونے کا غالب امکان موجود ہوتا ہے۔ اور بالعموم مدافعانہ کھیل کھیلتے ہیں۔ اور زیادہ تر "سنگلز" پر انحصار کرتے ہیں۔ دوڑ کر قریب سے رن لینے میں مشتاق ہیں۔ ذرا گنجائش دیکھتے ہیں تو رن لے لیتے ہیں۔ اگرچہ ان کی یہ عادت ان کو یا ان کے ساتھی کو رن آؤٹ کروا دیتی ہے۔ فائنل میں شعیب اور میانداد دونوں ہی پہلے بال پر ہی بولڈ ہو گئے۔ جو حقیقت میں پاکستان کے مجموعی سکور کو ۱۹۷ تک محدود کرنے کا باعث ثابت ہوئی۔ بنظر غائر دیکھا جائے تو پاکستان کا مثبت اور مؤثر پہلو ہماری فاسٹ باؤلنگ ہی ہے۔ ہمارا وقار مسلّمہ طور پر دنیا کا تیز ترین باؤلر ہے۔ اور اسی طرح وسیم اکرم کا یارکر بھی ہمارا مہلک ہتھیار رہا ہے۔ عاقب جاوید سمیت یہ تینوں دنیا کے مؤثر ترین باؤلرز میں شمار ہوتے ہیں تیز رفتاری میں ویسٹ انڈیز کے باؤلروں کا مقابلہ کرنا کسی کھلاڑی کے لئے آسان نہیں۔ لیکن ویسٹ انڈیز کو ہمارے مقابلہ میں جو فوقیت حاصل ہے وہ ان کے بیٹسمین کی وجہ سے ہے برائن لارا دنیا کے بہترین بلے باز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ ہینز اور لارا شروع ہو جائیں تو طوفانی انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ بالخصوص لارا کو روکنا کسی کے بس میں نہیں رہتا۔ ویسٹ انڈیز کی ایک اور صفت یہ ہے کہ ہماری طرح وہ مدافعانہ انداز میں اپنی باری کا آغاز نہیں کرتے۔ ہمارے "اوپنرز" نے چیونٹی کی رفتار سے اپنی اننگز شروع کی۔ رک رک کر ہر بال کو کھیلا۔ اس امید پر کہ ذرا "سیٹ" ہو لیں۔ تو سٹروک لگانے کا اہتمام کریں گے۔ ان کے مقابلہ میں ویسٹ انڈیز کے کھلاڑی آتے ہی "رن" کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی کھیل میں تیزی اور جارحیت کے عناصر زیادہ نمایاں ہو کر ابھرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی بال پر "چوکا" لگا سکتے ہیں تو اس سے دریغ نہیں کرتے ہم شروع میں ہی پریشر کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے والی کہاوت کی تصدیق کرتے ہوئے پویلین میں واپس آ جاتے ہیں۔ اور آؤٹ ہونے پر آئیں تو یکے بعد دیگرے ہمارے کچھ عظیم ترین کھلاڑی بغیر کوئی رن بنائے جلوس کی شکل میں وکٹ پر آتے اور جاتے ہیں اپنی ٹیم کی "عظمت" دیکھیں۔ فائنل کے ریہرسل میچ میں ہم نے صرف ۴۳ رنز بنائے۔ جو ون ڈے میں کسی بھی ٹیم کا کم از کم ٹوٹل ہے۔ اور ہم تو "ورلڈ چیمپئن" قرار پا چکے ہیں۔ یہ ترقی معکوس افسوسناک گراوٹ ہے۔ کسی اعزاز کو برقرار رکھنا ایک قابل قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارنامہ ہے۔ کاش کہ ہم نے بھی جو عالمی اعزاز حاصل کیا تھا اس کو قائم رکھ کر مستقل طور پر بہترین ٹیم شمار ہونے لگیں۔

بہرحال یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ انفرادی طور پر جاوید میانداد نے ون ڈے انٹرنیشنل میں سات ہزار رنز مکمل کر لئے ہیں۔ جن میں آٹھ سنچریاں اور ۴۸ نصف سنچریاں شامل ہیں۔ دریں اثناء آسٹریلیا کے کپتان ایلن بارڈر نے گذشتہ جمعہ کے روز نیوزی لینڈ کے خلاف کھیلتے ہوئے ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۱۶۱ رنز سکور کر کے انہوں نے بھارت کے سنیل گواسکر کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ گواسکر نے بارڈر کی اس شاندار کارکردگی پر سپورٹس مین شپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے بارڈر کو مبارکباد دی ہے۔ اسی طرح دنیا کے کرکٹر بریڈمین (آسٹریلیا) نے بھی بارڈر کو دنیا میں سب سے زیادہ رنز بنانے والا کرکٹر بن جانے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ادھر بھارت نے انگلینڈ کی ٹیم کو بھارت میں ٹیسٹ میچز میں ہرا کر سیریز جیت لی ہے۔ اور اس کے دو کھلاڑی ٹنڈولکر اور کمبلی نے دنیا بھر کے پہلے بہترین کھلاڑیوں میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ ایک عالمی معیاری ادارہ نے پہلے دس کھلاڑی بیٹسمین کی جو لسٹ شائع کی ہے اس میں گراہم گوچ اول۔ رچرڈسن دوم۔ ڈیوڈ بون سوم۔ اور سلیم ملک چہارم۔ رابن سمتھ پنجم۔ مارٹن کرو ششم۔ جاوید میانداد ہفتم۔ شعیب محمد ہشتم۔ ایلن بارڈر نہم اور ٹینڈولکر دہم۔

باؤلرز میں وقار یونس اول۔ انڈیز کے امبروز دوم۔ بشپ سوم اور وسیم اکرم چہارم قرار پائے ہیں۔ کمبلی کا نمبر آٹھواں اور بھارت ہی کے کپل دیو کا شمار دسویں پوزیشن پر ہے۔

بقیہ: ص ۱

بے وقوفی ہے لیکن اگر کوئی سمندر بیکنار ہو تو کسی مقام کو کنارہ سمجھ کر وہاں جو اترے گا وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

پس خدا تعالیٰ کی لقاء کا مضمون دراصل یہی ایک لامتناہی سفر ہے اور اس سفر میں کوئی واپسی نہیں ہے کوئی قدم پیچھے اٹھنے والا نہیں ہے کیونکہ اگر اس سفر میں واپسی شروع ہو جائے تو وہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ خدا کو پانے کے بعد اس سے بیوفائی کرنا اور اس سے منہ موڑنا ہلاکت کو دعوت دینے والی بات ہے پس ایسی لقاء جو مسلسل بڑھتی چلی جائے اس کو لقاءِ باری تعالیٰ کہتے ہیں اور جو اس دنیا میں نصیب ہونی شروع ہو جائے پھر قیامت کے دن اس لقاء کا ایک ظاہری نظارہ بھی دکھائی دے گا۔ تو کیا ہوگا ہم اس کا تصور نہیں باندھ سکتے۔ مگر ہر شخص کی لقاء کی حیثیت اور توفیق اس دنیا میں طے ہوگی اور جتنی لقاء اس دنیا میں کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ممکن ہے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ اس میں روشنی پیدا ہو جائے اور اس لقاء کی جزاء یہ ہو کہ خدا ایسے دکھائی دینے لگے گویا ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود ہر شخص کی لقاء الگ الگ ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۹۰ء)

بقیہ: ص ۵

تک کہ ابھی صدارت کے امیدوار سامنے نہ آئے ہوں۔ اگرچہ غلام اسحٰق خان کے متعلق تو کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ارادہ ظاہر کیا ہے لیکن چونکہ بعض اور نام بھی سامنے آئیں گے۔ اسلئے ان ناموں کے سامنے آنے سے پہلے آٹھویں ترمیم کے متعلق فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ اسے کیا کرنا ہے۔ تاکہ تاکہ بات اصولوں پر کی جائے نہ کہ شخصیات پر۔

ایک چھوٹی سی بات کی تکرار

لفافے میں خط داخل کر کے اسے بند کرنا چھوٹی سی بات ہے لیکن گوند سے اسے چپکانے میں ذرا سی بے احتیاطی ہو جائے تو لفافہ کھولتے وقت بسا اوقات خط کا اہم حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ الفضل کے ذریعہ اس چھوٹی سی بات کی طرف پہلے بھی توجہ دلائی جا چکی ہے اب پھر مرکز کو خطوط بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ اس چھوٹی سی بات کا ضرور خیال رکھا کریں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اور بھوک کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)
ذہنی پریشانی، خوف، دہشت، گھبراہٹ سے نجات

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم میاں بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۶ فروری ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں غلام احمد صاحب (انصاف کمپنی والے) کا نواسہ مکرم میاں بابو نواب دین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کا پڑپوتا ہے۔

احباب انکی درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب الحمرا پارک سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"خاکسار ۱۴ اکتوبر ۹۲ء کو گولیاں لگنے سے زخمی ہونے کے بعد مورخہ یکم مارچ ۹۳ء کو اپنے دفتر اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا ہے مگر ابھی تک بائیں بازو میں سخت تکلیف ہے اور یہ بازو ابھی تک کام بھی نہیں کر سکتا۔ اور دائیں بازو کی گولی ابھی تک بازو میں ہے۔ لیکن یہ بازو کافی حد تک ٹھیک ہے اور یہ کام کر سکتا ہے۔ مگر اس میں بھی کافی کمزوری ہے

○ محترمہ کوثر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت ڈسکہ بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مریضہ کی میڈیکل رپورٹ دیکھ کر کینسر جیسی موذی بیماری کا اظہار کیا ہے۔

○ مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی حال دارالصدر غربی ربوہ کا موتیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ماہ نومبر ۹۲ میں ہوا تھا۔ مابعد بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی تھی اس کا بھی اپریشن ہوا تھا۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب نائب ناظر مال تحریر کرتے ہیں کہ:۔

خاکسار کی خالہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ مکرم محمد عبداللہ صاحب بقضائے الٰہی ۲۷ فروری ۹۳ء بوقت ڈیڑھ بجے دن وفات پا گئی ہیں (ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) اسی روز عشاء کے بعد بیت اقبال کے میدان میں محترم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔ محترمہ خالہ صاحبہ کی عمر ۹۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ آپ نے ۱۹۴۶ء میں بیعت کی اور ۱۹۴۸ء میں بیوہ ہو گئیں۔ بیوگی کا یہ عرصہ آپ نے نہایت صبر و شکر کے ساتھ گذارہ۔ آپ کی یادگار صرف ایک بیٹی عزیزہ زبیدہ بی بی صاحبہ ہیں۔ جو کہ شادی شدہ ہیں۔

○ مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری ہدایت اللہ اختر بمقام مانگٹ اونچا مورخہ ۲۰ فروری ۹۳ء بروز ہفتہ بعمر ۵۲ سال وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز جنازہ مشہود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کروائی۔ آپ سلسلہ کی فدائی اور نیک خاتون تھیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

شکریہ احباب

○ محترمہ صدیقہ تبسم صاحبہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ سے لکھتی ہیں کہ:۔

خاکسارہ کے شوہر مکرم میاں عبدالمالک صاحب ابن مکرم میاں محمد امیر صاحب بقضائے الٰہی ۳۱ دسمبر ۹۲ء کو وفات پا گئے اس سلسلہ میں احباب جماعت اور دیگر بہن بھائیوں نے خطوط کے ذریعہ اس صدمہ کے وقت اظہار ہمدردی کیا۔ اللہ تعالیٰ سبکو جزائے خیر دے سب کو فرداً فرداً جواب دینا فی الحال مشکل ہے تمام بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرنے کیساتھ اپنے خاوند کی بلندیٔ درجات کیلئے درخواست دعا کرتی ہوں۔

تلاش گمشدہ

○ کسی دوست کی نقدی تقریباً ایک ہزار روپیہ جو دس دس کے پرانے نوٹوں پر مشتمل ہے۔ دارالصدر اور ناصر آباد کے درمیان کہیں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

○ مورخہ ۵ مارچ ۹۳ء کو سونے کی ایک انگوٹھی دارالرحمت شرقی ب سے اقصیٰ روڈ تک آتے جاتے کہیں گم ہو گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ سادات ٹینٹ سروس اقصیٰ روڈ میں داؤد منظفر بھولا صاحب کو پہنچا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ۔ ۷ مارچ ۱۹۹۳ء۔ صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کم ہو رہی ہے۔

○ صدر مملکت غلام اسحٰق خان سے ملاقات کے بعد مولانا کوثر نیازی نے گذشتہ روز کہا کہ اب صدر اور وزیر اعظم ایک ساتھ نہیں چل سکتے حالات یہ بتا رہے ہیں کہ دونوں کے تعلقات اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ "ہم نہیں یا تم نہیں"۔ یا جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں انہوں نے مزید کہا کہ صدر غلام اسحٰق نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ تو نہیں بتاؤں گا لیکن صورتحال اس مرحلے پر پہنچ چکی ہے کہ ایک اندھا بھی دیکھ سکتا ہے کہ دونوں کی راہیں جدا ہو چکی ہیں۔

○ اسلام آباد میں گفت وشنید کے نتیجے میں افغان دھڑوں کے قریب آ جانے کے باوجود آخری معاہدہ ابھی تک طے نہیں پایا۔ گلبدین حکمت یار یہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ پروفیسر برہان الدین ربانی کے صدر ہوتے ہوئے ان کی پارٹی کے احمد شاہ مسعود کو وزیر دفاع کا عہدہ بھی دے دیا جائے۔ حکمت یار اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ اگر احمد شاہ مسعود کو وزیر دفاع بنانا ہے تو پروفیسر برہان الدین ربانی صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے متعدد ایٹمی سائنسدان غیر ممالک میں روپوش ہو گئے ہیں۔ بیشتر سائنسدانوں کو ایٹمی توانائی کمیشن نے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سیمیناروں ورکشاپوں اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بیرون ممالک بھیجا تھا۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ نے ان کے دوروں پر جو اخراجات کئے گئے ان کی تفاصیل طلب کر لی ہیں اور یہ بھی پوچھا ہے کہ ان رقوم میں سے حکومت نے کیا کچھ ادا کیا۔

○ ڈھاکہ میں ہزاروں محصور پاکستانیوں کی امداد کی بحالی کے لئے مظاہرہ کیا گیا انہوں نے کہا ہے کہ امداد نہ ملی تو بھوکے ننگے مر جائیں گے۔ پاکستان کی حکومت سے بھی انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں واپس جلد لے جانے کا انتظام کیا جائے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ حکومت نے جو امداد بند کر دی تھی اس لئے کہ اس میں گھپلے سامنے آئے تھے اب پھر جاری کر دی گئی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ جدہ کے ایک پاکستانی ہوٹل کے لئے ہیروئن لے جانے والا ایک شخص پشاور ایئرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا ہے ملزم نے عدالت میں بیان دیا ہے کہ ہوٹل کے مالک کا بھائی میرے گاؤں کا ہے ۲۵ ہزار روپے کے لالچ میں پھنس کر ملزم نے ایسا کام کیا۔

○ ایران اور امریکہ میں ایک نیا مناقشہ اٹھ کھڑا ہوا ہے امریکہ نے کہا ہے کہ ایران سب سے زیادہ دہشت گرد ملک ہے اور مختلف ممالک میں قتل اور بم کے دھماکے کرانے کا ذمہ دار ہے۔ ایران نے اس بات کی شدت کے ساتھ تردید کی ہے

○ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن ایک بہت اچھے انسان ہیں۔ حوصلہ مند ہیں اور اپنے ملک کے لئے بہت اچھا کام کر رہے ہیں اسی لئے ان کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ روس کی مدد کرتے رہیں گے۔

○ مقدونیہ کا ایک فوکر مسافر جہاز جس میں قریباً ایک سو مسافر سوار تھے گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ستر افراد یقینی طور پر اس میں مارے گئے۔

○ سینیٹر اشتیاق اظہر لندن پہنچ گئے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ وہ الطاف حسین کو واپس لائیں کیونکہ ان کے خیال میں مہاجر قومی موومنٹ کو الطاف حسین کی ضرورت ہے۔

○ بھارتی محکمہ اطلاعات اور براڈکاسٹنگ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ کشمیر کے متعلق پاکستانی پراپیگنڈے کا رد کریں یہ بات راجیہ سبھا میں وزیر داخلہ چاون نے بتائی انہوں نے کہا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کشمیر کے متعلق پاکستان کس قدر غلط اطلاعات پہنچا رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان غلط اطلاعات کی بھرپور تردید کریں۔

○ بتایا گیا ہے کہ عالمی بینک چاہتا ہے کہ سوئی ناردرن گیس کے تین کروڑ سے زائد حصص غیر ملکی کمپنیوں کو فروخت کئے جائیں جن کے فائدے کے لئے نرخوں میں اضافہ ضروری ہے حکومت کی خواہش ہے کہ نرخوں میں اضافہ نئی انتظامیہ ہی کرے۔ البتہ یکم جولائی سے گیس کے نرخوں میں مرحلہ وار اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

ڈش انٹینا سیل سیل سیل

ہمارے پیارے امام کی بہترین تصویر اور آواز کے لئے 12 کی مضبوط اور اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور لاک سسٹم ڈش انٹینا لگوائیں۔ بمع فٹنگ -/175.00 روپے (علاوہ کرایہ) نیز رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی کی خرید و فروخت کا مرکز۔ مزید معلومات کیلئے

ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر نزد ہائی ڈے پل فاطمہ جناح روڈ۔ سرگودھا

فون رہائش: میاں وسیم احمد ۶۶۱۵۵ P.P ۱۳۶۵۴ دوکان ۱۲۶۵۴

صاحب اولاد//

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

•۔چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
•۔بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
•۔مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHOUR COURSE
•۔بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
•۔سوکھا پن کورس	۶۰/-	MARASMUS COURSE
•۔بے بی ٹانک	۱۲/-	BABY TINIC
•۔آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
•۔بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULER TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

ضرورت برائے اکاؤنٹنٹ وسٹور کیپر

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل ملازمین کی ضرورت ہے:۔

۱۔ اکاؤنٹنٹ تجربہ کم از کم پانچ سال۔ تنخواہ حسب قابلیت

۲۔ سٹور کیپر " " " " " "

۳۔ چوکیدار/گن مین گن کا لائسنس ہونا ضروری ہے " "

درخواستیں مع کوائف عمر، تعلیم، تجربہ وغیرہ اپنے صدر یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ ۸ مارچ ۹۳ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کے لئے ۱۲ مارچ ۹۳ء بوقت دس بجے صبح تشریف لائیں جس کا کوئی ٹی اے ڈی اے نہیں دیا جائے گا۔

وارثر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی بالمقابل نئی جلسہ گاہ ربوہ فون: ۰۴۵۲۴-۶۱۵ رہائش: ۰۴۵۲۴-۳۴۰